قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 27 جنوری 2021ء | 13 جمادی الثانی 1442 ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:23

فرمانِ رسول ﷺ

والدین کی وفات کے بعد اولاد کی کس نیکی کا ثواب پہنچتا ہے

حضرت اَبُو اُسَید السَّاعِدِیؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنی سلمہ کا ایک شخص حاضر ہوا اور پوچھنے لگا کہ یا رسول اللہ! والدین کی وفات کے بعد کوئی ایسی نیکی ہے جو میں ان کے لئے کرسکوں؟ آپ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں۔ تم ان کے لئے دعائیں کرو۔ ان کے لئے بخشش طلب کرو، انہوں نے جو وعدے کسی سے کر رکھے تھے انہیں پورا کرو۔ ان کے عزیز و اقارب سے اسی طرح صلہ رحمی اور حسن سلوک کرو جس طرح وہ اپنی زندگی میں ان کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ اور ان کے دوستوں کے ساتھ عزت و اکرام کے ساتھ پیش آؤ۔

(ابوداؤد۔کتاب الادب۔باب فی برالوالدین)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

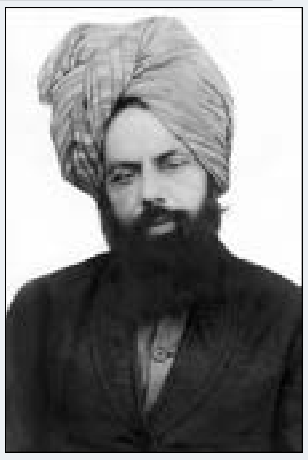

’’مسکین‘‘ سے والدین ’’یتیم‘‘ سے اولاد اور ’’اسیر‘‘ سے بیوی مراد ہے

’’وَیُطۡعِمُوۡنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسۡکِیۡنًا وَّیَتِیۡمًا وَّاَسِیۡرًا (الدھر:9) اس آیت میں مسکین سے مراد والدین بھی ہیں کیونکہ وہ بوڑھے اور ضعیف ہو کر بے دست و پا ہو جاتے ہیں اور محنت مزدوری کر کے اپنا پیٹ پالنے کے قابل نہیں رہتے۔ اس وقت ان کی خدمت ایک مسکین کی خدمت کے رنگ میں ہوتی ہے اور اسی طرح اولاد جو کمزور ہوتی ہے اور کچھ نہیں کرسکتی اگر یہ اس کی تربیت اور پرورش کے سامان نہ کرتے تو وہ گویا یتیم ہی ہے۔ پس ان کی خبرگیری اور پرورش کا تہیہ اس اصول پر کرے تو ثواب ہوگا۔ اور بیوی اسیر کی طرح ہے اگر یہ عَاشِرُوۡھُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ (النساء:20) پر عمل نہ کرے تو وہ ایسا قیدی ہے جس کی کوئی خبر لینے والا نہیں ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم۔صفحہ نمبر 599 ایڈیشن 1988)

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی بعض ایسے مشکلات آ گئے تھے کہ دینی مجبوریوں کی وجہ سے ان کی ان کے والدین سے نزاع ہوگئی تھی۔ بہرحال تم اپنی طرف سے ان کی خیریت اور خبرگیری کے واسطے ہروقت تیار رہو جب کوئی موقع ملے اسے ہاتھ سے نہ دو۔ تمہاری نیت کا ثواب تم کو مل رہے گا۔ اگر محض دین کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کرنے کے واسطے والدین سے الگ ہونا پڑا ہے تو یہ ایک مجبوری ہے۔ اصلاح کو مدنظر رکھو اور نیت کی صحت کا لحاظ رکھو اور ان کے حق میں دعا کرتے رہو۔ یہ معاملہ کوئی آج نیا نہیں پیش آیا حضرت ابراہیمؑ کو بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا تھا۔ بہرحال خدا کا حق مقدم ہے۔ پس خدا کو مقدم کرو اور اپنی طرف سے والدین کے حقوق ادا کرنے کی کوشش میں لگے رہو اور اُن کے حق میں دعا کرتے رہو اور صحت نیت کا خیال رکھو۔

(ملفوظات جلد10 صفحہ131، ایڈیشن 1984)

ارشادِ باری تعالیٰ

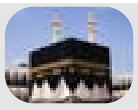

وَ قَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ وَ بِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا ؕ اِمَّا یَبۡلُغَنَّ عِنۡدَکَ الۡکِبَرَ اَحَدُہُمَاۤ اَوۡ کِلٰہُمَا فَلَا تَقُلۡ لَّہُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنۡہَرۡہُمَا وَ قُلۡ لَّہُمَا قَوۡلًا کَرِیۡمًا ۔ وَ اخۡفِضۡ لَہُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَۃِ وَ قُلۡ رَّبِّ ارۡحَمۡہُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیۡ صَغِیۡرًا ۔

(بنی اسرآئیل:۲۴، ۲۵)

اور تیرے ربّ نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی، تو اُنہیں اُف تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر۔ اور ان دونوں کے لئے رحم سے عجز کا پَر جھکا اور کہہ کہ اے میرے ربّ! ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔

فرمانِ خلیفۂ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

اللہ تعالیٰ نے والدین سے حسن سلوک کے بارہ میں بڑی تاکید فرمائی ہے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے سے روکیں۔ یا شرک کی تعلیم دیں۔ اس کے علاوہ ہر بات میں ان کی اطاعت کا حکم ہے۔ اور یہ حکم اس لئے ہے کہ جو خدمت انہوں نے بچپن میں ہماری کی ہے اس کا بدلہ تو ہم نہیں اتار سکتے۔ اس لئے یہ حکم ہے کہ ان کی خدمت کے ساتھ ساتھ ان کے لئے دعا بھی کرو کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اور بڑھاپے کی اس عمر میں بھی ان کو ہماری طرف سے کسی قسم کا کبھی کوئی دکھ نہ پہنچے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ خدمت اور دعا کے باوجود یہ نہ سمجھ لیں کہ ہم نے ان کی بہت خدمت کر لی اور ان کا حق ادا ہو گیا۔ اس کے باوجود بچے جو ہیں اس قابل نہیں کہ والدین کا وہ احسان اتار سکیں جو انہوں نے بچپن میں ان پر کیا۔

اس ضمن میں جو دو آیات مَیں نے تلاوت کی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور تیرے ربّ نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین

بقیہ صفحہ 7 پر

اس شمارہ میں

- عمر گزری ہمیں اس بات کا عرفاں ہوتے (منظوم)
- آیئے قرآن مجید کے تناظر میں ’’اولوالالباب‘‘ کا مفہوم جانیں
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
- خدمتِ خلق اور خدام احمدیت

دربارِ خلافت

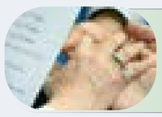

کیا ایک سچا آدمی جھوٹی تعلیم دے سکتا ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اب کوئی کہہ سکتا ہے کہ گھر والوں کی یا ملازمین کی یا دوستوں کی گواہی تو ایسی ہے کہ اگر کسی میں تھوڑی بہت غلطی بھی ہو، کمی بھی ہو تو پردہ پوشی کر سکتے ہیں، درگزر کر دیتے ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ کون سی گواہیاں ہیں۔ اس کے لئے ہم دیکھتے ہیں کہ دشمن بھی جو گواہی آپؐ کے بارے میں دیتا ہے وہ تو ایسی گواہی ہے جس کو کسی طرح ردّ نہیں کیا جا سکتا۔

چنانچہ اس کی ایک مثال آپؐ کے اشد ترین دشمن نضر بن حارث کی گواہی ہے۔ ایک مرتبہ سرداران قریش جمع ہوئے جن میں ابوجہل اور اشد ترین دشمن نضر بن حارث بھی شامل تھے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جب کسی نے یہ کہا کہ انہیں جادوگر مشہور کر دیا جائے یا جھوٹا قرار دے دیا جائے تو نضر بن حارث کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔ اے گروہ قریش! ایک ایسا معاملہ تمہارے پلّے پڑا ہے جس کے مقابلے کے لئے تم کوئی تدبیر بھی نہیں لا سکے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم میں ایک نوجوان لڑکے تھے اور تمہیں سب سے زیادہ محبوب تھے۔ سب سے زیادہ سچ بولنے والے تھے۔ تم میں سب سے زیادہ امانتدار تھے۔ اب تم نے ان کی کنپٹیوں میں عمر کے آثار دیکھے اور جو پیغام وہ لے کر آئے تم نے کہا وہ جادوگر ہے۔ ان میں جادو کی کوئی بات نہیں۔ ہم نے بھی جادوگر دیکھے ہوئے ہیں۔ تم نے کہا وہ کاہن ہے۔ ہم نے بھی کاہن دیکھے ہوئے ہیں۔ وہ ہرگز کاہن نہیں ہیں۔ تم نے کہا وہ شاعر ہیں، ہم شعر کی سب اقسام جانتے ہیں وہ شاعر نہیں ہے۔ تم نے کہا وہ مجنون ہے، ان میں مجنون کی کوئی بھی علامت نہیں ہے۔ اے گروہ قریش! مزید غور کر لو کہ تمہارا واسطہ ایک بہت بڑے معاملے سے ہے۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ھشام۔ مادار بین رسول اللہ ﷺ وبین رؤساء قریش ... نصیحۃ النضر لقریش بالتدبر)

پھر دیکھیں ایک اور گواہی جو دشمنوں کے سردار ابوجہل کی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابوجہل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ہم تمہیں جھوٹا نہیں کہتے۔ البتہ ہم اس تعلیم کو جھوٹا سمجھتے ہیں جو تم پیش کرتے ہو۔ جب عقل پر پردے پڑ جائیں، کسی کی مت ماری جائے تو تبھی تو وہ ایسی باتیں کرتا ہے۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم کچھ تو عقل کرو۔ کیا ایک سچا آدمی جھوٹی تعلیم دے سکتا ہے۔ سچا آدمی تو سب سے پہلے اس جھوٹی تعلیم کے خلاف کھڑا ہو گا۔

پھر ایک اور موقع پر آپؐ کے صادق ہونے پر دشمن کی گواہی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انہیں ابوسفیان بن حرب نے بتایا کہ جب وہ شام کی طرف ایک تجارتی قافلے کے ساتھ گیا ہوا تھا تو ایک دن شاہ روم، ہرقل نے ہمارے قافلے کے افراد کو بلا بھیجا تا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت وہ کچھ سوالات پوچھ سکے۔ شہنشاہ روم کے دربار میں ہرقل سے اپنی گفتگو کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بیان کیا کہ اس نے مجھ سے کچھ سوال کئے۔ ان میں سے ایک سوال یہ تھا کہ کیا دعویٰ سے پہلے تم لوگ اس پر جھوٹ بولنے کا الزام لگاتے تھے؟ مَیں نے جواباً کہا کہ نہیں۔ اس پر ہرقل نے ابوسفیان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ جب تو نے میرے اس سوال کا جواب نفی میں دیا تو مَیں نے سمجھ لیا کہ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ لوگوں پر تو جھوٹ باندھنے سے باز رہے مگر اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے۔ ہرقل نے کہا مَاذَا یَاْمُرُکُمْ محمدؐ آپ کو کس چیز کا حکم دیتے ہیں۔ ابوسفیان نے کہا وہ کہتا ہے، اللہ کی عبادت کرو جو اکیلا ہی معبود ہے اور اس کا کسی چیز میں شریک نہ قرار دو اور ان باتوں کو جو تمہارے آباؤ اجداد کہتے تھے چھوڑ دو۔ اور وہ ہمیں نماز قائم کرنے، سچ بولنے، پاکدامنی اختیار کرنے اور صلہ رحمی کرنے کا حکم دیتا ہے۔ تب ہرقل نے کہا کہ جو تو کہتا ہے اگر یہ سچ ہے تو پھر عنقریب میرے قدموں کی اس جگہ کا بھی وہی مالک ہو جائے گا۔ (بخاری- کتاب بدء الوحی، حدیث نمبر 7)

پھر باوجود نہ ماننے کے آپؐ کی سچائی کا رعب تھا، اُس نے بھی اندر سے مخالفین کے دل دہلائے ہوئے تھے۔ اور وہ اس فکر میں رہتے تھے کہ اس سچے آدمی کی اگر یہ باتیں اور یہ تعلیم بھی سچی ہوئی تو ہمارا کیا ہو گا۔ اس خوف کا ایک واقعہ میں اس طرح ذکر ہے کہ قریش نے ایک دفعہ سردار عتبہ کو قریش کا نمائندہ بنا کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھجوایا۔ اس نے کہا آپ ہمارے معبودوں کو کیوں برا بھلا کہتے ہیں اور ہمارے آباء کو کیوں گمراہ قرار دیتے ہیں۔ آپؐ کی جو بھی خواہش ہے ہم پوری کر دیتے ہیں، آپ ان باتوں سے باز آئیں۔ حضورؐ تحمل اور خاموشی سے اس کی باتیں سنتے رہے۔ جب وہ سب کہہ چکا تو آپ نے سورۃ حٰمٓ فُصِّلَتْ کی چند آیات تلاوت کیں۔ جب آپؐ اس آیت پر پہنچے کہ میں تمہیں عاد و ثمود جیسے عذاب سے ڈراتا ہوں تو اس پر عتبہ نے آپؐ کو روک دیا کہ اب بس کریں اور خوف کے مارے اٹھ کر چل دیا۔ اس نے قریش کو جا کر کہا کہ تمہیں پتہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات کہتا ہے تو کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں تم پر وہ عذاب نہ آجائے جس سے وہ ڈراتا ہے۔ تمام سردار یہ سن کر خاموش ہو گئے۔

(السیرۃ الحلبیۃ از علامہ برھان الدین باب عرض قریش علیہ ﷺ اشیاء من خوارق العادات وغیر العادات)

(خطبہ جمعہ 11/ فروری 2005ء)

عمر گزری ہمیں اس بات کا عرفاں ہوتے

عمر گزری ہمیں اس بات کا عرفاں ہوتے
فکرِ دُنیا ہمیں یوں ہی رہی، رحماں ہوتے

ہم وفا کرنے کا وعدہ ہی اگر کر پاتے
ہم کہیں اور نہ جاتے ترے مہماں ہوتے

صبر کرنا تو ہمیشہ، ہمیں عادت ٹھہری
پُورے اُس نے بھی کئے ظلم کے ارماں ہوتے

ہجر میں ہم نے گزاری ہیں جو مشکل گھڑیاں
تُو جو ہوتا تو کئی درد کے درماں ہوتے

آرزو اور نہیں کوئی رہی دل میں اب
تُو جو آتا تری دعوت کے بھی ساماں ہوتے

بے پنہ تیری محبت کا اثر ہوتا ہے
ورنہ بے ساختہ یوں لوگ نہ قرباں ہوتے

طارق اب اور کہیں ڈھونڈ ٹھکانہ اپنا
بھیڑ میں رہ کے نہیں سوچ میں غلطاں ہوتے

ڈاکٹر طارق انور باجوہ۔ لندن

اداریہ

آیئے قرآن مجید کے تناظر میں ’’اولوا الالباب‘‘ کا مفہوم جانیں

چند روز قبل جب COVID19 کے حوالے سے ’’اولی الامر‘‘ کی مکمل اطاعت کرنے اور مکمل SOPs کو اپنانے کی درخواست خاکسار کر رہا تھا تو اولی الامر کے معانی پر غور کرتے ہوئے قرآن کریم میں ایسے الفاظ بھی نظروں سے گزرے جن میں اولوا، اولی کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ جیسے اولوا الالباب ، اولی الابصار

’’اولوا الالباب‘‘ کے الفاظ قرآن کریم میں پندرہ مقامات پر استعمال ہوئے ہیں۔ الباب۔ لُب کی جمع ہے جس کے معانی گودا، مغز، خالص، خلاصہ اور عقل کے ہیں۔ کسی تقریر، مضمون یا کتاب کا خلاصہ بیان کرنا ہو تو کہتے ہیں اس کا لبِ لباب، یہ ہے۔ حاصل کلام یا خلاصہ کلام یہ ہے۔ پس اس تناظر میں اولوا الالباب کے معانی ہوں گے عقل والے، انگریزی میں The Wise اور The Intellectual کا مفہوم ہوگا۔ عقل تو کفار کے پاس بھی ہوتی ہے لیکن یہاں ایسے عقل والے لوگ مراد ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور بھی عطا ہوتا ہے۔ جو اطاعت الٰہی کے خمیر سے گوندھے گئے ہوتے ہیں۔ اس کا ثبوت اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم سے یوں دیا کہ جن کو صفاتِ حسنہ عطا کی گئی ہیں۔ ان کے لئے ’’لِاُولِی الۡاَلۡبَابِ‘‘ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں اور جو اطاعت اور سننے جیسی صفات سے عاری لوگ ہیں ان کے لئے فَهُمۡ لَا يَعۡقِلُوۡنَ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ تو ایک ہی مضمون ہے۔ اگر سورۃ البقرہ کی آیت 165 اور سورۃ آلِ عمران کی آیت 191 کو دیکھیں تو البقرہ میں لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ اور آلِ عمران آیت 191 میں لَاٰيٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ معانی ایک ہی ہیں۔ یعنی عقلمندوں کے لئے اس میں نشانیاں ہیں۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ’’اولوا الالباب‘‘ لوگوں کی قرآن کریم میں کونسی خصوصیات اور علامات بیان ہوئی ہیں۔ سب سے بنیادی آیت اس حوالہ سے سورۃ الزمر کی 19 ویں آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے تین بنیادی علامات عقل والوں کی بیان فرمائی ہیں:۔

1۔ الَّذِيۡنَ يَسۡتَمِعُوۡنَ الۡقَوۡلَ۔

جو ہماری باتوں کو سنتے ہیں۔

2۔ فَيَتَّبِعُوۡنَ اَحۡسَنَهٗ۔

پھر ان باتوں کی احسن رنگ میں پیروی کرتے ہیں۔

3۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ۔

یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں یعنی اللہ سے ہدایت پا چکے ہیں

پھر سورۃ آلِ عمران میں آیت 191 اور 192 میں اللہ تعالیٰ نے ’’اولوا الالباب‘‘ کی مزید صفات کا تذکرہ فرمایا ہے جیسے:

4۔ الَّذِيۡنَ يَذۡكُرُوۡنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰى جُنُوۡبِهِمۡ

کہ وہ عقلمند کھڑے، بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر اللہ کو ہر وقت یاد کرتے ہیں

5۔ يَتَفَكَّرُوۡنَ فِىۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ

کہ وہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے بارے میں غور و فکر سے کام لیتے ہیں۔

یہ بھی عقلمند مومنوں کا ایک بہت بڑا خاصہ ہے کہ وہ کائنات کی تسخیر پر غور کرتے رہتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک تحریک بھی اس حوالہ سے موجود ہے۔ کہ صبح سیر پر جائیں اور کائنات کی تخلیق اور اس کے نظاروں پر غور کر کے رقم بھی کریں۔ یہ خدا تعالیٰ کے شکر کرنے کا ایک بہت اچھا طریق ہے۔ اگر صرف درختوں کو ہی لیں تو لاکھوں کی تعداد میں متنوع رنگ، پھل، اور خوشبوؤں پر مشتمل درخت ہیں۔

6۔ رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ هٰذَا بَاطِلًا۔ کہ یہ عقل مند کہہ اٹھتے ہیں کہ تو نے اس عالم کو بے فائدہ اور بے مقصد پیدا نہیں کیا۔

اس مضمون کے تسلسل میں اللہ تبارک و تعالیٰ سورۃ البقرہ آیت نمبر 270 میں فرماتا ہے کہ

7۔ وَ مَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ۔ کہ جن کو اللہ تعالیٰ حکمت جو نفع رساں چیز ہے عطا کرتا ہے وہ عقلمند ہیں جو اس سے نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

سورۃ البقرہ آیت 198 میں حج کے ذکر میں اللہ تعالیٰ نے حاجیوں کو عقلمند قرار دے کر تقویٰ اختیار کرنے کا بہت ہی لطیف مگر ایک عظیم سبق دیا ہے۔ فرماتا ہے:۔

8۔ تَزَوَّدُوۡا فَاِنَّ خَيۡرَ الزَّادِ التَّقۡوٰى وَ اتَّقُوۡنِ يٰۤاُولِى الۡاَلۡبَابِ۔ کہ حج کے سفر میں نہ شہوت کی بات ہے، نہ نافرمانی کی اور کوئی جھگڑا نہیں۔ ہاں تقویٰ اللہ ہے۔ اسے اختیار بھی کرو اور زادِ راہ (Bank Balance) کے طور پر اپنے ساتھ بھی لف رکھو۔

سورۃ الطلاق آیت 11 میں اللہ تعالیٰ نے اُولی الالباب کی تعریف بیان کرنے سے قبل فَاتَّقُوا اللّٰهَ کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں اور لکھا ہے:۔

9۔ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ۛ قَدۡ اَنۡزَلَ اللّٰهُ اِلَيۡكُمۡ ذِكۡرًا۔ کہ وہ ایک ذکر یعنی رسول پر کامل یقین کے ساتھ ایمان لاتے ہیں جو اللہ کی آیات اس لئے پڑھتا ہے تا مومنوں اور عقلمندوں کو ظلمات (اندھیروں) سے نور اور روشنی کی طرف لائے۔

اللہ تعالیٰ نے ’’اولی الالباب‘‘ کا تعلق تقویٰ سے باندھا ہے۔ بعض جگہوں پر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین ملتی ہے جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے

10۔ لیکن سورۃ البقرہ آیت 180 میں اللہ تعالیٰ نے ’’اولی الالباب‘‘ کو مخاطب ہو کر بڑے پیار سے کہا کہ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ۔ تاکہ تم متقی بن سکو۔ اور حکم یہ دیا جا رہا ہے کہ قصاص یعنی مقتول کے لئے برابر کا بدلہ لینا فرض کیا ہے۔ (اس میں بھی خوفِ خدا اور تقویٰ مدنظر رہے) اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ تفسیرِ صغیر میں اس آیت کے تحت Foot Note میں تحریر فرماتے ہیں۔ ’’قصاص کے حکم سے ناواجب قتل و خون کم ہو جائے گا۔ اور لوگوں کی اصلاح ہو جائے گی‘‘۔ گویا قصاص لینا اور قصاص میں انصاف برتنا بھی عقلمندوں کا کام ہے تا کہ معاشرہ میں اصلاح ہو۔

پھر سورۃ المائدہ آیت نمبر 101 میں پہلے والے مضمون کو ’’اولوا الالباب‘‘ کے ساتھ باندھ کر سمجھایا ہے کہ:

11۔ نیکی اور بدی، طیّب اور خبیث میں تمیز کرنا بھی اولوا الالباب کا کام ہے۔ اس سلسلہ میں تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین ہے تا عقلمند کامیاب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے پیار سے اولوا الالباب کے لئے کامیابی کی تمنا کی ہے۔

اور سورۃ یوسف آیت 112 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

12۔ لَقَدۡ كَانَ فِىۡ قَصَصِهِمۡ عِبۡرَةٌ لِّاُولِى الۡاَلۡبَابِ۔ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو سابقہ قوموں اور انبیاء کے تعلق میں قصص بیان فرمائے ہیں۔ وہ صرف قصص نہیں ان میں سبق ہے اور عبرت بھی ہے اولوا الالباب کے لئے۔ اس میں غور و فکر کرنے اور سابقہ تاریخی واقعات سے عبرت حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی کیونکہ یہ مسلّم ہے کہ سابقہ واقعات اور قصص میں آئندہ زمانے کی پیشگوئیاں بھی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو ایسے اولوا الالباب میں شمار کرے جن کی صفات اُوپر بیان ہوئی ہیں اور ہم سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا کے اعلیٰ مقام کو پانے والے ہوں۔ آمین

آج کی دعا

رَبَّنَا اللّٰهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ أَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلَى هٰذَا الْوَجَعِ

(ابو داؤد کتاب الطِّب حدیث : 3892)

ترجمہ: ہمارا رب العزت وہ اللہ ہے جو آسمان میں ہے۔ (اے اللہ!) تیرا نام مقدس ہے آسمان اور زمین میں تیرا حکم نافذ ہے تیری رحمت جس طرح آسمان میں (عام) ہے زمین میں بھی (عام) کر دے ہمارے گناہ اور خطائیں معاف کر دے تو پاک لوگوں کا رب ہے اپنی رحمت اور شفاء کا ایک حصہ اس بیماری پر نازل فرما دے۔

یہ پیارے رسولِ اکرم حضرت محمد ﷺ کی مریض پر پڑھنے اور بیماری سے شفایابی کی دعا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کو جو بھی دکھ یا تکلیف یا بیماری یا رنج پہنچتا ہے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ اس کی کمزوریوں اور غلطیوں کا کفارہ کر دیتا ہے۔ یعنی بڑے بڑے نقصانات اور آخری گرفت سے اللہ تعالیٰ اس کو بچا لیتا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب البر و الصلۃ)

مریم رحمٰن

مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں (قسط 20)

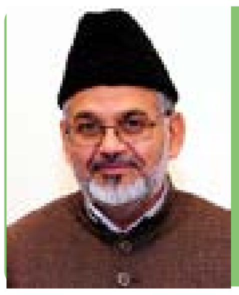

اِن لینڈ ڈیلی بلٹن اپنی 23 اکتوبر 2005ء کی اشاعت صفحہ A3 پر خبر دیتا ہے کہ

’’مسلمان زلزلہ سے متاثرین کے لئے فنڈز (رقم) اکٹھے کر رہے ہیں‘‘

اخبار لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے افراد چینو کی مسجد میں پاکستان، انڈیا اور افغانستان میں آنے والے زلزلہ کے متاثرین کے لئے رقم اکٹھی کر رہے ہیں۔ اس موقعہ پر امام شمشاد ناصر آف بیت الحمید مسجد نے کہا ہے کہ جماعت احمدیہ کے ممبران ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ رقوم اکٹھی کر رہے ہیں تا متاثرین کی مدد کی جا سکے۔ ہیومینٹی فرسٹ جماعت احمدیہ کے زیر انتظام آرگنائزیشن ہے جو ہر کسی کی بلاامتیاز مذہب اور رنگ ونسل خدمت کرتی ہے۔ یہ خبر اخبار کے سٹاف رائٹر میسن سٹاک سٹل نے لکھی ہے۔

’الاخبار‘ نے جو عیسائی اخبار ہے نے بھی خاکسار کا رمضان المبارک سے متعلق مضمون اکتوبر 2005ء کی اشاعت میں خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔

’العرب‘ عربی اخبار نے 26 اکتوبر 2005ء میں صفحہ 16 پر خاکسار کے ایک مضمون عربی زبان میں بعنوان ’’ہم رمضان المبارک سے کس طرح فائدہ اٹھا سکتے ہیں‘‘ کا بقیہ شائع کیا ہے جس میں صدقۃ الفطر، خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے، رمضان کے آخری عشرہ، لیلۃ القدر اور پھر عیدالفطر کس طرح منائی جاتی ہے وغیرہ احکامات لکھے ہیں۔ اخبار نے مضمون کے ساتھ خاکسار کی تصویر بھی شائع کی ہے اور آخر میں مسجد بیت الحمید کا ایڈریس، فون نمبر اور ہماری Alislam.org کی ویب سائٹ بھی درج ہے۔

ہفت روزہ ’پاکستان ٹائمز‘ کیلیفورنیا نے اپنی اشاعت 27 اکتوبر 2005ء میں خاکسار کے اردو میں 2 مضامین خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کئے۔

ایک مضمون کا عنوان ہے کہ جمعۃ الوداع یا جمعۃ الاستقبال۔ یہ مضمون رمضان المبارک کے حوالہ سے لکھا گیا ہے۔ قرآن کریم کی سورۃ جمعہ کی آیات اور پھر 4 احادیث نبویہ ﷺ لکھی گئی ہیں جن میں جمعہ کی برکات، فضیلت اور اہمیت بیان کی گئی ہے۔ پھر ایک حدیث جس میں جمعہ نہ پڑھنے والوں کے لئے انذار بھی ہے اور پھر رمضان المبارک کے آخری جمعہ کے بارہ میں جو غلط تصورات ہیں ان کے بارہ میں لکھا گیا ہے۔

دوسرا مضمون بھی اسی اخبار کے صفحہ 12 پر ہے۔ جس کا عنوان ہے ’’رمضان المبارک اور عید‘‘ اس مضمون میں خاکسار نے ’’عید کی روح اور عید کیسے منانی چاہئے‘‘ رمضان المبارک کا ایک پیغام عبادات الٰہی دوسرا پیغام خدمت خلق اور مضمون کے آخر میں خاکسار نے عید کے موقعہ پر زلزلہ (پاکستان میں) سے متاثرہ افراد کے لئے ان کا خاص خیال رکھنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کیونکہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ میں اس طرف توجہ دلائی تھی۔

پاکستان پوسٹ نے اپنی 27 اکتوبر کی اشاعت میں صفحہ 45 پر ’’اسلامی صفحہ‘‘ کے عنوان سے خاکسار کی تصویر کے ساتھ ’’رمضان کا بابرکت مہینہ‘‘ پر خاکسار کا پورے صفحہ کا مضمون شائع کیا ہے۔ مضمون میں روزہ کے مسائل، روزے کا مقصد اور غرض و غایت کہ صرف بھوکا اور پیاسا رہنا نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کا قرب اور تقویٰ کا حصول ہے۔ روزہ رکھنے کی ترغیب، روزہ کس پر فرض ہے، روزہ کی عمر، روزہ رکھنے اور افطار کرنے کا وقت، سحری کی برکت، وہ امور جن سے روزہ ٹوٹتا ہے اور جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا، بلاعذر روزہ نہ رکھنے والے، رمضان کا پیغام اور روزہ کے فقہی مسائل، قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے درج کئے گئے ہیں۔ مضمون کے آخر میں مسجد بیت الحمید کا پتہ اور فون نمبرز درج ہیں۔

ہفت روزہ اردو لنک۔ اس کے ایڈیٹر مکرم شبیر غوری صاحب تھے۔ ان کے ساتھ خاکسار کے دوستانہ مراسم تھے۔ یہ کراچی میں ہوتے تھے اور بہت لمبا عرصہ اس اخبار کی ادارت انہوں نے کی ہے۔ کراچی سے ہی یہ اخبار کی ادارت کرتے تھے بلکہ اس اخبار کے علاوہ کینیڈا کے دو اور اخبار بھی چلاتے تھے۔ خاکسار امریکہ سے ایک دفعہ چھٹی پر پاکستان گیا تھا تو کراچی ان کو ملنے ان کے دفتر بھی گیا تھا۔ اچھے شریف النفس انسان ہیں۔ اللہ ان کو جزا دے۔ اب یہ کچھ عرصہ سے کینیڈا میں مقیم ہیں ان پر مقدمہ ہو گیا تھا پاکستان میں۔

اس اخبار کی 28 اکتوبر 2005ء کی اشاعت صفحہ 7 پر پورے صفحہ پر خاکسار کے دو مضمون انہوں نے شائع کئے۔ اوپر والے مضمون کا عنوان ہے جمعۃ الوداع اور نیچے دوسرے مضمون کا عنوان ہے رمضان المبارک اور عید کا پیغام۔ انہوں نے مضمون کے ساتھ خاکسار کی تصویر بھی شائع کی ہے اور نیچے لکھا ہے:

تحریر امام سید شمشاد احمد ناصر لاس اینجلس۔ مضمون میں نماز جمعہ کی اہمیت و برکات اور رمضان کے حوالہ سے کچھ تفصیل بیان کی گئی ہے۔ نیز عیدالفطر سے ہمیں کیا سبق حاصل ہوتا ہے کو بھی تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ مضمون میں ایڈیٹر نے خانہ کعبہ کی تصویر اور ایک شخص کی تصویر دی ہے جو آذان دے رہا ہے۔

خاکسار نے مضمون کے آخر میں یہ لکھا ہے کہ ’’پس ہمیں جن کو خداتعالیٰ نے ثروت اور سہولت دی ہے اور روزے رکھنے کی توفیق ملی، چاہئے کہ شکرانے کے طور پر ان کی مدد کے لئے آگے بڑھیں۔ (یعنی زلزلہ سے متاثرہ افراد کے لئے) غرباء کی غربت صرف انہی کی نہیں بلکہ امراء کی بھی آزمائش ہے۔ محروم، مظلوم کی آہ اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ ہم میں سے جو مالی مدد نہ کر سکیں وہ خوش گفتاری سے پیش آئیں اور اپنے شیطان کو ہمیشہ کے لئے جکڑ دیں۔ مضمون کے آخر میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مسجد کا فون نمبر دیا گیا ہے۔

’پاکستان ایکسپریس‘ 28 اکتوبر 2005ء صفحہ 11 پر خاکسار کا ایک اعلان، تصویر کے ساتھ شائع کرتا ہے جس کا عنوان ہے۔

’’ہم وطنوں سے مخلصانہ، محبانہ اور دردمندانہ اپیل‘‘

جو شخص اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اسے بدلے میں سات سو گنا ثواب ملتا ہے۔

خاکسار نے اس مضمون میں لکھا کہ ساری قوم اس وقت ایک عظیم سانحہ اور المیہ سے دوچار ہے۔ کون سی آنکھ ہے جس نے یہ سانحہ دیکھ کر اور سن کر آنسو نہ بہایا ہو۔ ہر دل درد سے دوچار ہے، سینکڑوں بچے عمارتوں کے نیچے دب گئے، ہزاروں جانیں اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اے قادر و توانا آفات سے بچانا ہم تیرے در پہ آئے ہم نے ہے تجھ کو مانا

خاکسار نے لکھا کہ اس کڑے وقت میں ان تمام ہم وطنوں کو جو وطن عزیز میں ہیں یا یورپ کے ممالک اور امریکہ میں ہیں سب کو اس سانحہ کے موقع پر قوم و ملک اور افراد کی مدد کرنے کے لئے دل و جان سے کوشش کرنی چاہئے۔

چونکہ یہ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ بھی تھا، اس لئے خاکسار نے لکھا کہ رمضان میں آنحضرت ﷺ کی سخاوت تیز آندھی سے بھی زیادہ ہوتی تھی۔

اور آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث بھی لکھی۔ آپؐ نے فرمایا:

’’رحم کرنے والوں پر رحمان خدا رحمت کرے گا۔ تم اہل زمین پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔‘‘

خاکسار نے مضمون کے آخر میں یہ بھی لکھا کہ:

’’زلزلہ کے سانحہ سے صرف ایک دن پہلے یہاں امریکہ کے تمام ٹی وی چینلوں اور اخبارات میں یہ خبر گرم رہی کہ منڈی بہاؤالدین کے علاقے مونگ رسول میں جماعت احمدیہ کی مسجد میں نہتے عبادت گزاروں پر نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے آٹھ افراد کو مار دیا۔ اسی طرح گزشتہ سال اور پیوستہ سالوں میں بھی رمضان المبارک کے مہینہ میں ہی سنی، شیعہ مساجد میں ایک دوسرے کا قتل عام ہوا۔ اس قبیح فعل سے اسلام کی کون سی خدمت ہوئی۔ نہ صرف یہ بلکہ اسلام کے چہرے پر ایک دھبہ لگایا گیا اور وطن عزیز کا نام بھی بدنام ہوا۔

خاکسار نے زلزلہ کے متاثرین کے لئے دل کھول کر عطیات دینے کی استدعا کی۔ مضمون کے آخر میں خاکسار کا نام اور فون نمبر درج ہے۔

’الانتشار العربی‘ نے عربی سیکشن میں خاکسار کا مضمون مع خاکسار کی تصویر کے صفحہ 28 پر بتاریخ 3 نومبر 2005ء شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں بھی خاکسار نے رمضان المبارک اور دیگر مسائل کے علاوہ، مسلمانوں کو عید کس طرح منانی چاہئے، رمضان کا کیا پیغام ہے۔ اس پیغام میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کو اجاگر کیا گیا ہے، اس کے علاوہ مضمون کے آخر میں خاکسار نے مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے کہ وہ پاکستان میں زلزلہ کے متاثرین کے لئے دل کھول کر عطیات دیں۔

’اردو ٹائمز‘ یہ اردو کا بہت بڑا پاکستانی اخبار ہے۔ جو امریکہ سے شائع ہوتا ہے۔ اس کی 3 نومبر 2005ء کی اشاعت صفحہ 3A پر خاکسار کا ایک مضمون اردو زبان میں بعنوان ’’رمضان المبارک اور عید کا پیغام‘‘ شائع ہوا ہے جس میں خاکسار نے عید کی روح اور اسے کس طرح منانا چاہئے، پر روشنی ڈالی ہے۔ پھر رمضان کا پہلا پیغام عبادات الٰہی اور دوسرا

پیغام خدمت خلق بیان کیا ہے۔ خاکسار نے احباب کو تلقین کی کہ عید کے موقعہ پر زلزلہ سے متاثر افراد کا بھی خاص خیال رکھا جائے اور غرباء کی خدمت کو بھی ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے۔ مضمون کے آخر میں لکھا ہے کہ جس طرح رمضان میں آپ نے اپنے شیطان کو جکڑا تھا اسی طرح رمضان کے بعد بھی شیطان کو جکڑا ہی رہنے دیں۔ یہ آپ کا کھلم کھلا دشمن ہے اور یہی رمضان کا حقیقی پیغام ہے۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 3 نومبر 2005ء کے صفحہ 30 پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور انور ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ ½ صفحہ پر شائع کیا ہے۔ یہ خطبہ حضور انور ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الفتوح لندن میں ارشاد فرمایا تھا۔ اخبار نے لکھا کہ عالمگیر امام جماعت احمدیہ اسلامیہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کہا کہ گزشتہ دنوں پاکستان میں جو زلزلہ آیا تھا میں اس کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے شمالی پاکستان کے کچھ حصوں اور کشمیر کے علاقوں میں بہت زیادہ تباہی پھیلائی۔ جماعت احمدیہ کا ہر فرد بحیثیت انسان اور بحیثیت مسلمان بھی اس آسمانی آفت پر دل میں درد اور دکھ محسوس کر رہا ہے اور ہم پاکستانی احمدی تو اپنے بھائیوں کی تکلیف اور دکھ دیکھ کر انتہائی تکلیف اور کرب میں ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ ہمارے ہم وطنوں کی تکلیف کو کم کرے اور انہیں آفات سے بچائے۔

حضور انور ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں نے صدر پاکستان اور صدر آزاد کشمیر اور وزیر اعظم آزاد کشمیر کو جو افسوس کا خط لکھا تھا اس میں بھی انہیں یقین دلایا تھا کہ جماعت احمدیہ ہمیشہ کی طرح ان کی ہر ممکن مدد کرے گی۔ وطن کی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ تمام پاکستانی اپنی تکلیفوں کو بھول جائیں اور دوسرے کی تکلیف کا خیال کریں۔ جماعت احمدیہ نے پہلے دن سے ہی جب سے کہ پاکستان کا قیام عمل میں آیا ہے، ہمیشہ پاکستان اور مسلمانوں کے حقوق کے لئے قربانیاں دی ہیں۔

حضور انور ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج ہمیں "وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے" کا سب سے زیادہ ادراک ہے۔ آج احمدی ہے جو جانتا ہے کہ وطن کی محبت کیا ہوتی ہے۔ فرمایا کہ میں پھر بھی ہر پاکستانی احمدی سے یہ کہتا ہوں کہ ان حالات میں جب کہ لاکھوں افراد بے گھر ہو چکے ہیں حتی المقدور ان کی مدد کریں۔ جو پاکستانی احمدی باہر کے ملکوں میں ہیں ان کو بھی بڑھ چڑھ کر ان کی مدد میں حصہ لینا چاہئے۔ اور جہاں ہیومینیٹی فرسٹ نہیں ہے وہاں پاکستانی سفارتخانوں میں جا کر مدد دے سکتے ہیں۔ آج اگر دکھی انسانیت ہمیں بلا رہی ہے تو ہمیں اس کی مدد کے لئے آگے آنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہمارے خدام نے اسلام آباد سے کئی کئی دیگیں چاول کی پکوا کر اور ان کے پیکٹ بنا کر اُن علاقوں میں خوراک کی تقسیم کے لئے پہنچے جہاں پہنچنا مشکل تھا۔ اس کے علاوہ خشک راشن اور کمبل کپڑے وغیرہ کے دو تین ٹرک جماعت کی طرف سے بھی جاتے رہے۔ ہیومینیٹی فرسٹ یوکے نے 500 کے قریب خیمے خریدے۔ ہیومینیٹی فرسٹ کی طرف سے ڈاکٹروں کا ایک گروپ تقریباً 20 ہزار پاؤنڈ کی ادویات بھی ساتھ لے کر گئے ہیں۔ اس وفد میں 5 ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکس کے دو افراد شامل ہیں۔ جرمنی سے بھی دو ڈاکٹرز گئے ہیں۔ ڈاکٹروں کی ایک ٹیم امریکہ سے بھی جانے والی ہے۔

الانتشار العربی 3 نومبر 2005ء کے صفحہ 34 پر انگریزی سیکشن میں خاکسار کا ایک مضمون انگریزی زبان میں شائع ہوا ہے۔ اس مضمون کا عنوان ہے کہ "ساؤتھ ایشیاء کے زلزلہ کے متاثرہ افراد کی مدد کے لئے احمدیوں کو اپیل"

اس مضمون میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر بھی شائع ہوئی ہے۔ خاکسار نے اس مضمون میں لکھا کہ جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن سے کہا ہے کہ

میں جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر کی طرف سے پاکستان، انڈیا اور افغانستان میں آنے والے زلزلہ سے متاثرہ افراد کے ساتھ پوری ہمدردی رکھتا ہوں۔ ہماری دعا تمام متاثرہ افراد کے لئے ہے۔

آپ نے پاکستان کے صدر اور دیگر اعلیٰ حکام کو خطوط بھی لکھے ہیں جن میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ہر قسم کی مدد اور تعاون کا یقین دلایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنے وطن کے ساتھ محبت رکھے اور اپنے ہم وطنوں کی اس مشکل گھڑی میں کام آئے۔ ہم مدد کے ساتھ ساتھ دعا بھی کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہے کہ احمدی اپنے وطن عزیز سے محبت رکھتے ہیں۔ قدرتی آفات یہ نہیں دیکھتیں کہ کون امیر ہے اور کون غریب۔ یہ سب پر آن پڑتی ہیں۔ اس زلزلہ میں بہت جانی و مالی نقصان ہوا ہے اور بے شمار گھر تباہ ہو گئے ہیں۔ کئی جگہوں پر تو ابھی پوری طرح پتہ نہیں لگ سکا کہ کس قدر نقصان ہوا ہے۔ آپ نے زلزلہ کے بارہ میں جماعت کی خدمات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض جگہوں پر تو ہمارے نوجوان اور ورکرز سب سے پہلے پہنچے ہیں۔ اسلام آباد کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ وہاں پر کھانا پکا کر بھجوایا گیا۔ اسی طرح جماعت کی تنظیموں نے بھی بے لوث کام کیا اور متاثرہ افراد کی خدمات کے لئے پہنچے۔

حضور انور ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جماعت نے متاثرہ افراد کے لئے یوکے سے ٹینٹ بھی بھجوائے ہیں اور جاپان سے بھی ہم نے ٹینٹ منگوائے ہیں۔ ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت جرمنی اور یوکے سے ڈاکٹرز کی ٹیم پہلے ہی سے پاکستان پہنچ چکی ہے۔ ان تفصیلات دینے کے بعد خاکسار نے مضمون کے آخر میں ہیومینیٹی فرسٹ کا تعارف بھی دیا ہے۔

سب سے آخر میں ایڈیٹر نے اپنے نوٹ میں خاکسار نے اس بارہ میں لکھا کہ امام شمشاد ناصر جماعت احمدیہ کے مبلغ ہیں اور اس وقت جماعت احمدیہ (یعنی 2005ء تک) دنیا کے 182 ممالک میں پھیل چکی ہے۔ اور شمشاد نے اپنے مذہب کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے اور آخر میں مزید معلومات کے لئے مسجد بیت الحمید کا فون نمبر اور 1800-Why-Islam کا فون نمبر دیا گیا ہے۔

بیروت ٹائمز نے اپنی 3 نومبر 2005ء کی اشاعت کے صفحہ 28 پر خاکسار کا عربی زبان میں ایک مضمون، خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ مضمون کا عنوان ہے:

"رمضان المبارک اور عید کا پیغام" خاکسار نے یہ مضمون اردو میں لکھا تھا۔ پھر اس کا انگریزی ترجمہ بھی ایک دوست نے کیا اور انگریزی سے عربی ترجمہ مکرم عابد ادلبی صاحب آف سیریا نے کیا۔ یہ بھی یاد رہے کہ مکرم عابد ادلبی صاحب نے حضور انور مزید معلومات کے لئے کے خطبات کا انگریزی سے عربی میں ترجمہ اور خطبات کا عربی میں خلاصہ نکال کر دینے میں بھی بہت مدد کی ہے جو الانتشار العربی اور الاخبار میں شائع ہوتے تھے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

اس مضمون میں خاکسار نے رمضان المبارک کی اہمیت و برکات اور رمضان المبارک کا پیغام اور عید کا فلسفہ بیان کیا ہے۔ مضمون کے آخر میں مسجد بیت الحمید کا فون نمبر اور خاکسار کا تعارف بھی شامل ہے۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی 5 نومبر 2005ء کی اشاعت میں صفحہ A-3 پر قریباً پورے صفحہ کی خبر دی جس میں 4 تصاویر بھی شامل ہیں۔ ایک تصویر میں مکرم فیصل چوہدری صاحب نماز کے لئے تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے ہوئے ہیں۔ ایک تصویر میں لوگ التحیات میں بیٹھے ہیں اور ایک بچہ عزیزم ریان محمود عمر 5 سال کے بارہ میں لکھا ہے کہ عزیزم جمعہ کا خطبہ سن رہا ہے۔ ایک میں کچھ لوگ بیٹھے نظر آ رہے ہیں۔

خبر کا عنوان ہے رمضان کا اختتام، عید الفطر، مقدس تقریب۔ اس خبر کی رائٹر محترمہ سارہ کارٹر صاحبہ ہیں

خبر میں ہے کہ جمعہ کے دن رمضان کا اختتام ہوا اور مسجد بیت الحمید میں جمعہ کی اذان دی گئی اور امام شمشاد نے کہا اللہ اکبر جس کا مطلب ہے خدا سب سے بڑا ہے۔ امام شمشاد مسجد بیت الحمید میں مذہبی منسٹر ہیں۔ رمضان نئے چاند سے شروع ہوتا ہے اور اگلے مہینے کا چاند نظر آنے سے ختم ہوتا ہے۔ دنیا میں لاکھوں مسلمان روزہ رکھتے ہیں۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں مسلمان صبح سے شام تک روزہ سے رہتے ہیں۔

ڈاکٹر مکرم خالد شیخ صاحب نے کہا کہ۔

خبر میں اذان کے معانی اور نماز کے طریق پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ امام شمشاد نے لوگوں کو توجہ دلائی کہ رمضان ایک دوسرے کے ساتھ پیار اور محبت کا سلوک کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اپنے دلوں کو سب کے لئے کھولیں اور یہ بلا امتیاز ہونا چاہئے۔

اورنج کونٹی کی ڈاکٹر عزیزہ رحمان صاحبہ نے کہا کہ انسان رمضان میں خدا کو قریب پاتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے لوگوں نے قطرینہ کے متاثرین کے لئے ہزاروں ڈالر اکٹھے کئے ہیں۔

اخبار نے لکھا کہ اگرچہ رمضان تو اختتام کو پہنچ گیا ہے لیکن اس ماہ جو آپ نے سیکھا ہے اس کو آئندہ بھی اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔

العرب۔ یہ عربی کا اخبار ہے جس نے اپنی 9 نومبر 2005ء کے صفحہ 25 کی اشاعت میں انگریزی سیکشن میں اس عنوان سے خبر دی:

"مسلمان رمضان کا اختتام منا رہے ہیں"

اخبار نے ایک تصویر بھی شائع کی ہے جس میں احباب جماعت ایک دوسرے سے گلے مل رہے ہیں اور کھانا بھی کھا رہے ہیں۔

اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ کے ممبران نے مؤرخہ 4 نومبر بروز جمعہ صبح 10 بجے مسجد بیت الحمید میں اکٹھے ہو کر عید کی نماز پڑھی جس کا مطلب ہے کہ رمضان اختتام کو پہنچ گیا ہے۔ اس عید کے موقع پر 750 لوگ اکٹھے تھے۔ امام شمشاد نے نماز عید پڑھائی اور اس کے فوراً بعد خطبہ عید دیا۔

خطبہ عید میں امام شمشاد نے توجہ دلائی کہ جس طرح ہم دعویٰ کرتے ہیں اسی کے مطابق خدا تعالیٰ سے محبت کے ہمارے اعمال بھی ہونے

چاہئیں۔ رمضان صرف تقاریر کے لئے نہیں ہوتا بلکہ اس مبارک مہینے میں ہم نے اپنی روحانی تربیت کرنی ہوتی ہے جس سے ہم خدا تعالیٰ کے نزدیک ہو جاتے ہیں اور ہمیں مخلوق کی بھلائی اور ہمدردی کے طریق بھی سوچ کر ان کے مطابق کام کرنا چاہئے۔ اسی طرح عبادت صرف رمضان کے دنوں تک ہی محدود نہیں رہنی چاہئے بلکہ سارا سال خدا تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہئے۔

امام شمشاد ناصر نے خطبہ عید میں حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا مسرور احمد ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ عید کا خلاصہ بھی سنایا جو کہ اسی دن لندن سے MTA کے ذریعہ براہ راست ساری دنیا میں نشر کیا گیا تھا اور دنیائے احمدیت کے 182 ممالک میں جماعت کے لوگوں نے سنا۔ خطبہ میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو کچھ بھی رمضان کے مہینہ میں آپ نے تربیت حاصل کی ہے اسے سارے سال پر محیط کریں۔ مومنوں کو چاہئے کہ وہ ایک خدا کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کریں۔ ماں باپ کے ساتھ رحم اور حسن سلوک کا معاملہ کریں۔ اسی طرح اپنے رشتہ داروں، ہمسایوں، دوستوں اور غرباء کا بھی خاص خیال رکھیں بلکہ ساری انسانیت کا خیال رکھیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے خاص طور پر کہا کہ اس وقت اپنے ہمسایوں کا خاص خیال رکھیں اور ان کو عید کے موقع پر تحائف بھی دیں اور اس میں کسی قسم کا کسی سے بھی کوئی امتیازی سلوک نہ ہو۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔

پاکستان ٹائمز کی 10 نومبر 2005ء کے صفحہ 12 پر خاکسار کا مضمون بعنوان قرآن کریم کے محاسن، فضائل و برکات شائع ہوا۔ اس میں خصوصیت کے ساتھ تعلیم القرآن کی اہمیت قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے ثابت کی گئی ہے۔ مضمون کے آخر میں خاکسار نے لکھا:

جس زمانہ سے ہم گزر رہے ہیں یہ کئی لحاظ سے اہمیت کا حامل ہے۔ اس وقت دنیا میں نئی نئی سائنسی ایجادات ہو رہی ہیں۔ کتب لکھی جا رہی ہیں۔ علوم کا چرچا ہے۔ نت نئی ایجادات نے سہولتوں کے دروازے کھولے ہیں۔ نئی نسل یورپ، امریکہ کے کلچر اور یہاں کی رنگینیوں سے لطف اندوز ہو رہی ہے۔ بلکہ ان رنگینیوں کو ہی سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں۔ اخبارات میں آپ یہ سب پڑھ رہے ہیں اور کہیں بھی راہ نجات نہیں ہے کہ کیا کیا جائے؟ اور کس طرح کیا جائے؟ دنیا ایک پریشانی کے عالم میں ہے۔ دنیا کو تو چھوڑیں خود مسلمان کہلانے والے بھی اس مصیبت کا شکار ہیں۔ ان باتوں کا کیا حل ہے؟ آپ اگلی قسطوں میں پڑھ لیں گے۔

آخر میں معلومات کے لئے فون نمبر دیا گیا ہے۔

اخبار اردو لنک 10 نومبر 2005ء کے صفحہ 6 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ”قرآن کریم کے محاسن و فضائل اور برکات“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ مضمون میں قرآن کریم کی اہمیت و برکات کو قرآن کریم کی آیات سے واضح کیا گیا ہے اور احادیث نبویہ بھی درج کی گئی ہیں۔ اخبار نے ایک حدیث کو بہت نمایاں کر کے لکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ ”حضرت ابوذرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کا اہتمام کیا کرو۔ اس عمل سے آسمانوں میں تمہارا ذکر ہوگا اور یہ عمل زمین میں تمہارے لئے ہدایت کا نور ہوگا۔“

مضمون کے آخر میں فون نمبر اور ویب سائٹ کا ایڈریس بھی درج ہے۔

پاکستان ایکسپریس۔ 11 نومبر 2005ء کی اشاعت نے ہماری عید الفطر کی ایک تصویر دی اور نیچے لکھا۔ چینو کیلیفورنیا میں جماعت احمدیہ بیت الحمید کے امام شمشاد ناصر نے بیت الحمید میں نماز عید پڑھائی۔ اپنے خطبے میں انہوں نے اپنی کمیونٹی کے لوگوں کو پانچ وقت نماز باجماعت باقاعدگی سے ادا کرنے کی تلقین کی۔ انہوں نے زلزلہ زدگان کی بھی بھرپور مدد پر زور دیا۔

اس تصویر میں جماعت احمدیہ لاس اینجلس کے چند بزرگان اور دیگر نوجوان مکرم اکرام الحق جٹالہ صاحب مرحوم، مکرم عمران جٹالہ صاحب، مکرم ڈاکٹر طاہر خان صاحب، مکرم برادر ابراہیم نعیم صاحب، مکرم محمد عابد ادلبی صاحب، مکرم مونس چوہدری صاحب، مکرم سعید سعود خان صاحب، مکرم امجد فاروق صاحب اور خاکسار نظر آرہے ہیں۔

چینو چیمپئن نے 12 نومبر 2005ء کی اشاعت کے صفحہ C4 پر ایک خبر دی ہے جس کا عنوان ہے:

”رمضان المبارک اختتام کو پہنچ گیا ہے“

خبر کے ساتھ تصویر بھی ہے جس میں احباب جماعت عید کی نماز کے بعد کھانا کھاتے نظر آرہے ہیں اور ایک خادم مکرم انس احمد صاحب کھانا Serve کر رہے ہیں۔

خبر کے نیچے لکھا ہے کہ ایک مہینہ پورا روزے رکھنے کے بعد مسلمان عید الفطر منا رہے ہیں جو کہ رمضان کا اختتام ہے۔ عید الفطر کی یہ تقریب مسجد بیت الحمید میں ہوئی۔ نماز عید امام شمشاد ناصر نے پڑھائی۔ اس کے بعد آپس میں لوگ روایتی انداز میں ملے اور ایک دوسرے کو تحائف بھی دیئے گئے۔

اخبار لکھتا ہے کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی نے 4 نومبر کو مسجد بیت الحمید میں عید الفطر منائی جس کا مطلب ہے کہ رمضان اختتام کو پہنچ گیا ہے۔ ناصر نے اس موقع پر کہا کہ ہم عید الفطر اس لئے منا رہے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے رمضان میں روزے رکھنے کی توفیق دی اور خیریت اور سلامتی کے ساتھ رمضان گزرا۔ یہ تربیت کے لئے ایک ریفریشر کورس تھا جس میں یہ سکھایا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ سے کس طرح محبت کرنی ہے۔

لوگوں نے نماز کے بعد مسجد ہی میں دوپہر کا کھانا کھایا اور ایک دوسرے کے ساتھ گلے ملے۔ امام شمشاد نے مزید بتایا کہ ہمیں عبادت صرف رمضان ہی میں نہیں کرنی بلکہ رمضان کے بعد بھی عبادتوں کو زندہ رکھنا چاہئے۔ خبر کے آخر میں مسجد بیت الحمید کا پتہ درج ہے۔

انڈیا ویسٹ۔ 18 نومبر 2005ء کے صفحہ B17 پر ہماری عید الفطر کی خبر ایک تصویر کے ساتھ شائع کرتا ہے۔ اخبار اپنے سٹاف رائٹر کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ: احمدیہ مسلم کمیونٹی نے رمضان کا اختتام عید الفطر کے ساتھ کیا جس میں 700 کے قریب لوگ شامل ہوئے۔

امام شمشاد ناصر نے خطبہ عید میں بتایا کہ ہم عید الفطر اس لئے مناتے ہیں تا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ ہم نے رمضان اطمینان کے ساتھ گزارا۔ یہ ہماری تربیت کے لئے ایک ریفریشر کورس کے طور پر تھا جس کا اصل مقصد یہ تھا کہ ہم خدا تعالیٰ کے ساتھ محبت کریں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ محبت کریں۔

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جو جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا ہیں، نے بھی خطبہ عید الفطر لندن میں دیا جسے 180 ممالک میں بذریعہ MTA سنا اور دیکھا گیا۔ شمشاد نے ”احمد“ (مراد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں) کے خطبہ کے حوالہ سے سامعین کو بتایا کہ ہمیں بلاامتیاز مذہب وملت اور قوم ہر ایک کی خدمت کرنی چاہئے۔ زلزلہ اور طوفان میں جو لوگ بے گھر ہوئے ہیں یا مارے گئے ہیں ان کی دل کھول کر خدمت کریں اور مدد کریں۔

جس تصویر کا اوپر ذکر کیا گیا ہے اس کے نیچے لکھا ہے کہ مسجد بیت الحمید کے احمدی ممبران جو عید کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں، امام شمشاد ناصر کے ساتھ۔

تصویر میں نمایاں طور پر مکرم چوہدری جلال الدین احمد صاحب (صدر جماعت لاس اینجلس ویسٹ)، مکرم مونس چوہدری صاحب، مکرم ڈاکٹر طاہر خان صاحب، مکرم عابد ادلبی صاحب، مکرم برادر علیم صاحب، مکرم لئیق احمد صاحب، مکرم فداء الحق صاحب، مکرم برادر مہر شلال علی حق باز صاحب، مکرم برادر ابراہیم نعیم صاحب، مکرم منار احمد بنگالی صاحب، مکرم ابوالبشر حسن صاحب، مکرم فہد راجپوت صاحب ہیں۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 22 نومبر 2005ء کے صفحہ 20 پر ہماری عربی زبان میں ایک خبر نشر کی۔ یہ خبر عید الفطر منانے کی ہے۔ اس کے ساتھ 3 تصاویر بھی ہیں۔ ایک میں خاکسار خطبہ عید الفطر مسجد بیت الحمید چینو میں دے رہا ہے اور باقی دو تصاویر میں احباب ایک دوسرے کو عید مل رہے ہیں اور کھڑے ہیں۔

اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ کے ممبران نے مسجد بیت الحمید میں عید الفطر مورخہ 4 نومبر کو منائی۔ عید کی حاضری قریباً 750 افراد تھی۔

امام شمشاد نے اپنے خطبہ عید میں جماعت احمدیہ عالمگیر کے پیشوا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ عید کا خلاصہ بیان کیا جو کہ MTA پر ساری دنیا میں نشر کیا گیا تھا۔ اسے دنیا کے 182 ممالک میں سنا گیا۔ آپ نے سورۃ النساء کی آیت وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ...... کی تشریح میں تمام دنیا کے احمدیوں کو روزہ سے حاصل کردہ سبق کو اپنی روزمرہ کی زندگی میں اپنانے کی طرف توجہ دلائی نیز شرک سے اجتناب، والدین کے ساتھ عزت و احترام، ہمسایوں کے ساتھ نیک سلوک اور غرباء پروری کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائی۔

آپ نے اس بات کی ضرورت کا احساس دلایا کہ رمضان کے بعد بھی نمازوں کی پابندی کی جائے۔

خبر کے آخر پر اخبار لکھتا ہے کہ اس سال رمضان میں امام شمشاد ناصر نے قرآن کریم کا درس دیا جس میں روزانہ نمازوں کی باجماعت ادائیگی، نماز تہجد، صلوٰۃ تراویح اور اعتکاف کے مسائل بیان کئے نیز لوگوں کو ذکر الٰہی اور لیلۃ القدر کے بارے میں بھی بتایا۔

الانتشار العربی نے عربی سیکشن میں 23 نومبر 2005ء کی اشاعت کے صفحہ 20 پر نصف صفحہ کی خبر شائع کی ہے۔ خبر کا عنوان ہے:

”مسلمانوں کا اجتماع، رمضان کے اختتام اور عید الفطر کے موقع پر“

اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے افراد مسجد بیت الحمید میں

اکٹھے ہوئے اور انہوں نے عید الفطر منائی۔جس میں 750 افراد مختلف شہروں سے جمع ہوئے تھے۔امام شمشاد ناصر نے عید الفطر کی نماز پڑھائی اور خطبہ عید دیا۔خطبہ عید میں امام نے کہا کہ ہمیں اللہ کی عبادت کے ساتھ ساتھ اس کا شکر بھی ادا کرنا چاہیے۔جس نے رمضان کے روزوں کی توفیق دی اور اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت بھی کرنی چاہیے۔ہم نے رمضان سے جو سبق سیکھا ہے اس کو آئندہ زندگیوں میں بھی عملی جامہ پہنانا چاہئے اور اس میں حقوق العباد بھی ہیں۔

امام شمشاد نے جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ عید کا خلاصہ بھی پیش کیا جو لندن سے ایم ٹی اے پر آج ہی نشر ہوا تھا۔حضرت امام جماعت احمدیہ نے آیت قرآنی وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا (النساء 37) پڑھ کر اس کی تشریح فرمائی جس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت، شرک سے اجتناب، ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک اور ہمسایوں اور قریبی رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین فرمائی گئی۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ رمضان کے 29 یا 30 دنوں میں آپ نے جو روحانی ورزش کی ہے اس کا اثر سارے سال کے بقیہ دنوں میں بھی ہونا چاہئے اور وہ نیکیاں جو اس مہینے میں کی ہیں وہ جاری و ساری رہنی چاہئیں۔

خدمت انسانیت کے حوالہ سے بھی آپ نے جماعت کے لوگوں کو تلقین کی۔خبر کے آخر میں لکھا ہے کہ مسجد بیت الحمید میں رمضان المبارک کے ایام میں روزانہ پانچوں نمازیں اور درس القرآن باقاعدگی کے ساتھ ہوتا رہا جو امام شمشاد دیتے تھے اور آخری دنوں میں اعتکاف بھی ہوا۔

اس خبر کے ساتھ اخبار نے 3 تصاویر بھی شائع کی ہیں۔ایک میں لوگ نماز عید کے بعد آپس میں مل رہے ہیں ایک میں خاکسار سید شمشاد ناصر خطبہ عید دے رہا ہے اور ایک فوٹو میں خاکسار دیگر احباب جماعت کے ساتھ ہے۔

اردو لنک ۔ اخبار نے مؤرخہ 24 نومبر 2005ء میں دو تصاویر کے ساتھ خبر دی ہے کہ ’’مسلمان ماہ رمضان کے بعد بھی اپنی عبادات اور انسانی خدمت کے جذبہ کو بحال رکھیں‘‘

چینو۔ نمائندہ لنک۔ جامع مسجد بیت الحمید میں امام شمشاد ناصر نے نماز عید کے بعد اپنے خطاب میں حاضرین سے اپیل کی کہ وہ اپنی عبادات اور نیکی کے کاموں کا سلسلہ جاری رکھیں گے جیسا کہ ماہ رمضان کے دوران تھا۔انہوں نے کہا کہ ہم آئندہ زندگی میں اپنے پروردگار کی زیادہ سے زیادہ عبادت کے ساتھ انسانیت کی خدمت کے جذبہ کے ساتھ اپنے والدین، عزیز و اقارب اور معاشرے میں لاچار لوگوں کی خبر گیری سے غافل نہ ہوں گے۔امام شمشاد ناصر نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ پاکستان میں زلزلہ سے متاثرہ انسانیت کی بحالی کے سلسلہ میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔

دو تصاویر میں سے ایک میں حاضرین کو عید کی نماز کے بعد کھانا کھاتے اور ایک دوسرے سے ملتا دکھایا گیا ہے جبکہ دوسری تصویر میں خاکسار (سید شمشاد احمد ناصر) خطبہ عید دے رہا ہے۔

(باقی آئندہ بدھ ان شاء اللہ)

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت ...... از صفحہ 1

سے احسان کا سلوک کرو۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی، تو اُنہیں اُف تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر۔ اور ان دونوں کے لئے رحم سے عجز کا پَر جُھکا اور کہہ کہ اے میرے ربّ! ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔

اس آیت میں سب سے پہلے یہ بات بیان فرمائی کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور وہ خدا جس نے تمہیں اس دنیا میں بھیجا اور تمہیں بھیجنے سے پہلے قسما قسم کی تمہاری ضروریات کا خیال رکھا اور اس کا انتظام بھی کر دیا۔ اور پھر یہ کہ اس کی عبادت کرکے اور اس کا شکر ادا کرکے تم اس کے فضلوں کے وارث ٹھہرو گے اور سب سے بڑا فضل جو اس نے ہم پر کیا وہ یہ ہے کہ تمہیں ماں باپ دئے جنہوں نے تمہاری پرورش کی، بچپن میں تمہاری بے انتہاء خدمت کی، راتوں کو جاگ جاگ کر تمہیں اپنے سینے سے لگایا۔تمہاری بیماری اور بے چینی میں تمہاری ماں نے بے چینی اور کرب کی راتیں گزاریں، اپنی نیندوں کو قربان کیا، تمہاری گندگیوں کو صاف کیا۔غرض کہ کون سی خدمت اور قربانی ہے جو تمہاری ماں نے تمہارے لئے نہیں کی۔ اس لئے آج جب ان کو تمہاری مدد کی ضرورت ہے تم منہ پرے کر کے گزر نہ جاؤ، اپنی دنیا الگ نہ بساؤ اور یہ نہ ہو کہ تم ان کی فکر تک نہ کرو۔ اور اگر وہ اپنی ضرورت کے لئے تمہیں کہیں تو تم انہیں جھڑکنے لگ جاؤ۔ فرمایا: نہیں، بلکہ وہ وقت یاد کرو جب تمہاری ماں نے تکالیف اٹھا کر تمہاری پیدائش کے تمام مراحل طے کئے۔ پھر جب تم کسی قسم کی کوئی طاقت نہ رکھتے تھے، تمہیں پالا پوسا، تمہاری جائز و ناجائز ضرورت کو پورا کیا۔ اور آج اگر وہ ایسی عمر کو پہنچ گئے ہیں جہاں انہیں تمہاری مدد کی ضرورت ہے جو ایک لحاظ سے ان کی اب بچپن کی عمر ہے، کیونکہ بڑھاپے کی عمر بھی بچپن سے مشابہ ہی ہے۔ ان کو تمہارے سہارے کی ضرورت ہے۔ تو تم یہ کہہ دو کہ نہیں، ہم تو اپنے بیوی بچوں میں مگن ہیں ہم خدمت نہیں کر سکتے۔ اگر وہ بڑھاپے کی وجہ سے کچھ ایسے الفاظ کہہ دیں جو تمہیں ناپسند ہوں تو تم انہیں ڈانٹنے لگ جاؤ، یا مارنے تک سے گریز نہ کرو۔ بعض لوگ اپنے ماں باپ پر ہاتھ بھی اٹھا لیتے ہیں۔ مَیں نے خود ایسے لوگوں کو دیکھا ہے، بہت ہی بھیانک نظارہ ہوتا ہے۔ اُف نہ کرنے کا مطلب یہی ہے کہ تمہاری مرضی کی بات نہ ہو بلکہ تمہارے مخالف بات ہو تب بھی تم نے اُف نہیں کرنا۔ اگر ماں باپ ہر وقت پیار کرتے رہیں، ہر بات مانیں، ہر وقت تمہاری بلائیں لیتے رہیں، لاڈ پیار کرتے رہیں پھر تو ظاہر ہے کوئی اُف نہیں کرتا۔ فرمایا کہ تمہاری مرضی کے خلاف باتیں ہوں تب بھی نرمی سے، عزت سے، احترام سے پیش آنا ہے۔ اور نہ صرف نرمی اور عزت و احترام سے پیش آنا ہے بلکہ ان کی خدمت بھی کرنی ہے۔ اور اتنی پیار، محبت اور عاجزی سے ان کی خدمت کرنی ہے جیسی کہ کوئی خدمت کرنے والا کر سکتا ہو۔ اور سب سے زیادہ خدمت کی مثال اگر دنیا میں موجود ہے تو وہ ماں کی بچے کے لئے خدمت ہی ہے۔ اب یہاں رہنے والے، مغرب کی سوچ رکھنے والے، بلکہ ہمارے ملکوں میں بھی، برصغیر میں بھی، بعض لوگ لکھتے ہیں کہ ماں باپ کی خدمت نہیں کر سکتے، ایک بوجھ سمجھتے ہیں اور یہ لکھتے ہیں کہ جماعت ایسے بوڑھوں کے مراکز کھولے جہاں یہ بوڑھے داخل کروادئے جائیں کیونکہ ہم تو کام کرتے ہیں، بیوی بھی کام کرتی ہے، بچے اسکول چلے جاتے ہیں اور جب گھر آتے ہیں تو بوڑھے والدین کی وجہ سے ڈسٹرب (Disturb) ہوتے ہیں، اس لئے سنبھالنا مشکل ہے۔ کچھ خوف خدا کرنا چاہئے۔ قرآن تو کہتا ہے کہ ان کی عزت کرو، ان کا احترام کرو اور اس عمر میں اُن پر رحم کے پر جھکا دو۔ جس طرح بچپن میں انہوں نے ہر مصیبت جھیل کر تمہیں اپنے پروں میں لپیٹے رکھا۔ تمہیں اگر کسی نے کوئی تکلیف پہنچانے کی کوشش کی تو مائیں شیرنی کی طرح جھپٹ پڑتی تھیں۔ اب ان کو تمہاری مدد کی ضرورت ہے تو کہتے ہو کہ ان کو جماعت سنبھالے۔ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے سنبھالتی ہے لیکن ایسے بوڑھوں کو جن کی اولاد نہ ہو یا جن کے کوئی اور عزیز رشتے دار نہ ہوں۔ لیکن جن کے اپنے بچے سنبھالنے والے موجود ہوں تو بچوں کا فرض ہے کہ والدین کو سنبھالیں۔ تو ایسی سوچ رکھنے والوں کو اپنی طبیعتوں کو، اپنی سوچوں کو تبدیل کرنا چاہئے۔ یہ نہیں کہ جب تک والدین سے فائدہ اٹھاتے رہے، اٹھا لیا، مکان اور جائیدادیں اپنے نام کروالیں، اب ان کو پرے پھینک دو۔ کسی احمدی کی یہ سوچ نہیں ہونی چاہئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تو اسلام کی بھلائی ہوئی تعلیم کو دوبارہ دنیا میں رائج کرنے کے لئے تشریف لائے تھے، اس کے حُسن کی چمک دنیا کو دکھانے کے لئے مبعوث ہوئے تھے نہ کہ اس کے خلاف عمل کروانے کے لئے۔

(خطبہ جمعہ 16 جنوری 2004ء)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | GET IT ON Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

رپورٹ: توصیف احمد مربی سلسلہ و صدر خدام الاحمدیہ بیلجیئم

خدمتِ خلق اور خدام احمدیت

آج کل کرونا کی وبا کی وجہ سے جو دنیا کے حالات ہیں اس نے اپنوں ، غیروں سب کو پریشان کیا ہوا ہے،لوگ بے بس ہو چکے ہیں،بچاؤ کے سارے حربے آزمائے جاچکے ہیں ،دنیا کی تمام بڑی طاقتوں نے اس وباء کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے ہیں۔اٹلی کے وزیر اعظم کا بیان آیا کہ ’’ہم اپنی ساری ٹیکنالوجی آزما چکے ہیں، اب صرف خدا سے رحم کی اپیل کرتے ہیں‘‘۔اصل بات یہی ہے کہ لوگ خدا کو بھول چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آج سے پندرہ سو سال قبل ہی سورۃ الذاریات کی آیت نمبر 57 میں بتا دیا تھا کہ تمھاری زندگی کا اصل مقصد کیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنسَ اِلَّا لِيَعْبُدُونِ۔

ترجمہ:اور میں نے جن وانس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔

معزز قارئین!یہ اللہ تعالیٰ کا قانون قدرت ہے کہ انسان جب بھی اپنے خالق سے دوری اختیار کرتا ہے،وہ مختلف آزمائشوں ، عذابوں اور وباؤں کے ذریعہ سے بھولے بھٹکے انسان کو واپس اپنی طرف لاتا ہے۔ہمیں یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ ہم وہ خوش قسمت ہیں جنہوں نے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق آنے والے مسیح موعودؑ کو مانا،جس نے ہمیں زندہ خدا سے پیار کرنا سکھایا جس نے ہمیں سکھایا کے انسان کی زندگی کا اصل مقصد حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی ہے ۔اس ضمن میں خدا کے فضل سے جماعت میں خدمت خلق اور بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے جتنا زور دیا جاتا ہے اور ہر امیر غریب اپنی بساط کے مطابق اس کوشش میں ہوتا ہے کہ کب اسے موقع ملے اور وہ اللہ کی رضا کی خاطر خدمت خلق کے کام کو سرانجام دے۔کیوں ہر احمدی کا دل خدمت خلق کے کاموں میں اتنا کھلا ہے؟ اس لئے کہ اسلام کی جس خوبصورت تعلیم کو ہم بھول چکے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی محبت چاہتے ہو تو پھر اس کی مخلوق سے اچھا سلوک کرو،ان کی ضروریات کا خیال رکھو۔ یہ بھی ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جو تمہیں اللہ تعالیٰ کے قرب سے نوازے گا۔ اس خوبصورت تعلیم کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی شرائط بیعت کی ایک بنیادی شرط قرار دیا ہے کہ میرے ساتھ منسلک ہونے کے بعد اپنی تمام تر طاقتوں اور نعمتوں سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی نہ صرف ہمدردی کرو بلکہ ان کو فائدہ بھی پہنچاؤ۔اس خوبصورت تعلیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ بیلجیئم بھی ہر وقت کوشاں رہتی ہے۔

معزز قارئین! کورونا وائرس سے پیدا شدہ بیلجیئم کے ہنگامی حالات میں پہلے دن سے آج تک مجلس خدام الاحمدیہ ہیومنٹی فرسٹ بیلجیئم کے ساتھ خدمت خلق کے کاموں میں مصروف ہے۔

ہیومینٹی فرسٹ بیلجیئم کی طرف سے مختلف ہسپتالوں کے میڈکل سٹاف کو اس عرصہ میں کھانا دیا جاتا رہا،جن میں چھ ہسپتال برسلسز کے،تین انٹورپن ایک لیج اور ایک سنتراؤدن کا ہسپتال شامل ہے اور اس طرح مختلف ہسپتالوں کے 795 ،میڈیکل سٹاف کے ممبران کو کھانا مہیا کیا گیا۔ نیز اس کے علاوہ 3دیگر ہاسلٹ،انٹورپن اور میکھلن کے ہسپتالوں میں ۴۹۰،افراد کے لئے چاکلیٹس بھی ڈونیٹ کی گئیں اور اسی طرح سترہ مختلف Old Houses اور ایک رفیوجی سنٹر میں قریباً ۲۵۰۰ کے قریب ماسکز اور کھانے کی اشیا تقسیم کی گئیں ،جن میں سے 6 اولڈ ہاؤسز سنتراؤدن کے اور ایک آلکن کا شامل ہے۔اسی طرح بیلجئم کے مختلف شہروں میں چھ مختلف تنظیموں کو خشک راشن کے 150، پیکٹ دیئے گئے اور اس سے قریباً 600 افراد نے فائدہ اُٹھایا۔

کورونا وائرس سے پیدا شدہ حالات میں Red Cross کے ادارے نے ہنگامی بنیاد پر لوگوں سے خون کا عطیہ دینے کو کہا،جس پر مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے تمام مجالس میں ادارہ Red Cross کے ساتھ مل کرخون کے عطیہ کا پروگرام بنایا گیا۔اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے ابھی تک پانچ شہروں میں پچیس سے زائد خدام نے خون کا عطیہ پیش کیا اور باقی شہروں میں انتظام کیا جارہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ بیلجیئم کو نئے سال کا آغاز جماعتی روایت کے مطابق نماز تہجد سے کرنے کا موقعہ ملا،تمام خدام و اطفال نے تہجد و نماز فجر کا اہتمام اپنے گھروں پر کیا،بعد ازاں جماعتی youtube چینل کے ذریعہ سے مکرم ومحترم توصیف احمد صاحب مربی سلسلہ و صدر خدام الاحمدیہ نے درس القرآن اور نئے سال کا پیغام دیا۔ امسال کرونا کی وجہ سے صرف نو شہروں میں وقارِعمل کرنے کی توفیق ملی۔الحمد للہ علیٰ ذلک

اُوکل کے وقارِعمل میں ڈپٹی انسپکٹر پولیس برسلسز بھی شامل ہوئیں،جنہوں نے وقارعمل کو دیکھ کر کہا کہ اگر بیلجیئم کے تمام نوجوان ان خدام کی طرح ہو جائیں تو ہمارے اکثر مسائل حل ہو جائیں گے،موصوفہ نے جماعت کی خدمت خلق کے کاموں کی تعریف کی۔اسی طرح تمام لوگ جنہوں نے خدام و اطفال کو وقارِ عمل کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے بہت سراہا اور خدام کی حوصلہ افزائی کی۔

وقارِعمل کرونا کے تمام قوائد کا خیال رکھتے ہوئے منعقد کیا گیا،جس میں خدام و اطفال کے ساتھ بعض انصار نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

وقارِعمل مندرجہ ذیل جگہوں پر کیا گیا،اُوکل،انٹورپن،لیئر،بیرنگن،ہاسلٹ،خینک،ہرک دی ستد،سنتروُدن،مرکسم کے شہروں میں کیا گیا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے امام کی توقعات کے مطابق خدمتِ دین کی توفیق دیتا چلا جائے۔آمین ثم آمین

طلوع وغروب آفتاب

27 جنوری 2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:40	18:07
مدینہ منورہ	05:45	18:04
قادیان	16:01	17:58
ربوہ	05:40	17:38
اسلام آباد ٹلفورڈ	06:18	16:45